فلق

از قلم امیر حمزہ راجپوت

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

"میرا وجود گناہوں کی زد میں ہے۔ میرا ایک ایک خلیہ برائی کی نظر ہو چکا ہے۔میں خطاؤں کا مجسمہ بن چکی ہوں۔پر۔۔تو۔۔۔تو رحمان ہے۔تیری رحمتوں کا چرچہ تو دونوں جہاں میں ہے۔ تو رحیم ہے۔۔۔اے

اللہ۔۔۔۔۔تو بخش دے۔۔تو رحیم ہے تو بخش دے۔"اس کے الفاظ اب دم توڑ رہے تھے۔ انکھوں کا منظر دھندلا ہو رہا تھا۔جب کہ بدن درد سے ٹوٹ رہا تھا۔ اچانک ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ کسی گہرے راز کی طرح یا اس کی خوبصورت سیاہ زلفوں کی طرح۔

NOVEL HUT

وہ ہسپتال کے کشادہ کمرے میں بیڈ پر لیٹی تھی اس کے بازو سے خون بہہ رہا تھا۔ ایک ڈاکٹر اس کی سرہانے کھڑا اس کا معائنہ کر رہا تھا۔چند لمحے تک س کی بینڈیج کر دی گئی۔ پھر ڈاکٹر کمرے سے باہر نکل۔وہ سیاہ شلوار قمیض زیب

تن کیے پریشانی کی حالت میں دائیں بائیں چکر کاٹ رہا تھا ۔ڈاکٹر کو دیکھ کر وہ فورا رک گیا اور ڈاکٹر کی طرف بڑھا ۔

وہ کیسی ہیں؟ ٹھیک تو ہے زیادہ چوٹ تو نہیں ائی "۔وہ قدر پریشانی سے بولا ۔اس کا چہرہ زرد تھا۔ جب کی ماتھے سے پسینے کی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔

" جی ہاں۔ فکر مندی کی کوئی بات نہیں۔ صرف ان کا بازو زخمی تھا۔بینڈیج کر دی گئی ہے۔ کچھ دیر تک اپ اسے گھر لے جا سکتے ہیں ۔"ڈاکٹر نےپیشہ ورانہ انداز میں کہا ۔اس نے سنتے ہی سکون کا سانس لیا ۔

کیا میں ان سے مل سکتا ہوں ؟"وہ بالکلنرم لہجے میں بولا ۔

"جی ضرور اپ مل لیجیے۔" ڈاکٹر نے کہا اور مسکراتے ہوکے چل دیے ۔ضامن اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اسے ایڈمٹ کیا گیا تھا۔ وہ سیال بابا میں لپٹی تھی۔اس کی انکھیں بند تھیں ۔لیکن ہونٹوں سے حرکت واضح تھی ۔

"تو۔۔۔ بے نیاز ہے۔۔ تو بخشنے اور کرم فرمانے والا ہے۔۔۔ تیرے کرم بے حد و حساب ہے ۔ تیرا شکر ہے ہر حال میں میں تیری کس کس نعمت کا شکر ادا کروں۔مجھے تجھ سے کبھی کوئی شکوہ نہیں ہو سکتا اور میری اوقات ہی کیا ہے کہ میں تجھ سے گلا کروں۔ میں تو ساری عمر سجدے میں گزاروں تب بھی تیرا شکر نہ ادا کر پاؤں ۔"وہ رک رک کر بول رہی تھی ۔

"بے شک یہ تیری طرف سے ازمائش ہے۔ میں نا شکری نہیں کروں گی۔ تیرے امتحان میں میں کامیابی کی خواہش مند ہوں۔ بس تو مجھے خود سے دور نہ کرنا ۔خود سے دور نہ کرنا۔ تیرے علاوہ میرا ہے ہی کون۔۔۔ تو۔۔ بخش دے۔ وہ انکھیں بند کیے دنیا و ما فیہا سے بے خبر بولے جا رہی تھی ۔ضامن اس کے سر پر پہنچ گیا ۔اس نے اہٹ سننے کے باعث انکھیں کھولی تو ضامن کو سامنے کھڑا

پایا۔اس نے جھٹ سے اپنے دوپٹے سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔رخ دیوار کی طرف کر لیا۔

"اب اپ کیسی ہیں؟" وہ قدرے شرمندگی سے گویا ہوا۔

"جی۔۔ الحمدللہ ۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔" بس اتنا ہی کہہ پائی۔

"میں معذرت چاہتا ہوں میری وجہ سے اپ تکلیف میں ہے۔"

" نہیں۔۔۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور میں اپ کی وجہ سے اس حالت میں نہیں ہوں۔ الفاظ نرم تھے پر لہجے میں نرمی نہ تھی۔

"اپ میری گاڑی کے سامنے ائی تھی تو میری ہی غلطی ہوئی نا۔"وہ کچھ جنجلاہٹ کا شکار ہوا۔

"یہ سب میرے اللہ کی طرف سے ازمائش ہے۔ اور اس سے بچنا نہ میرے اختیار میں تھا اور نہ اپ کے"۔ لہجہ سرد تھا البتہ الفاظ بہتر تھے۔

چند گھنٹے قبل ضامن گجرانوالہ سے لاہور کی طرف رواں دواں تھا ۔ وہ بلند اواز میں گاڑی میں موسیقی سن رہا تھا۔ سامنے سڑک پر برقع میں لپٹی وہ لڑکی سڑک عبور کر رہی تھی ۔وہ ٹھیک سے گاڑی چلا رہا تھا اچانک وہ لڑکی واپس کو مڑنے لگی ۔تو ضامن نے بڑی مشکل سے بریک لگائی لیکن پھر بھی گاڑی نے لڑکی کو ہٹ کیا اور وہ دور جا گری ۔ضامن یہ دیکھ کر سکتے میں اگیا ۔فورا گاڑی سے اترا اور اس لڑکی کی طرف بڑھا وہ زمین پر پڑی درد سے کرا رہی تھی ۔اگلے ہی لمحے ضامن نے اسے سہارا دے کر اپنی گاڑی میں بٹھایا اور گاڑی ہسپتال پہنچا دی

۔

"ان کی طبیعت اب بہتر ہے۔ اپ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں ۔"وہ ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا ۔

NOVEL HUT

"ٹھیک ہے ۔اگر اپ کو کوئی مسئلہ نہ ہو تو میں اپ کو چھوڑ دوں ۔"ضامن نے پہلے ڈاکٹر کو جواب دیا پھر اگلے ہی لمحے اس سے لڑکی سے سوال کیا ۔

جب وہ روڈ کراس کر رہی تھی تو اچانک اسے یاد ہے کہ وہ اپنا وائلٹ گھر ہی بھول چکی ہے۔ اسی وجہ سے وہ بیچ سڑک سے پلٹی جس کے باعث وہ حادثے کا شکار ہو گئی۔ اب اس کے پاس پیسے بھی نہ تھے کہ وہ رکشہ ائی پر گر لوٹتی اور ہسپتال گھر سے کافی فاصلے پر تھا ۔سو وہ ضامن کو انکار نہ کر پائی ۔

چند ساعتیں بیتنے پر گاڑی مصروف سڑک پر رواں دواں تھی ۔ ان کے درمیان خاموشی کی دیوار حائل تھی ۔

"اتنے گرم موسم میں بھی برقع میں کیسے سفر کر لیتی ہیں ۔ ضامن نے خاموشی کو کو چیرتے ہوئے م کہا ۔

"اس تپتے موسم میں اس برقہ میں رہنا میرے رب کی رضا ہے۔ میں اسے اس کی ناراضگی مول نہیں لے سکتی۔ "اس نے سرد لہجے میں کہا۔جب کہ اس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھی۔ضامن بار بار بیک ویو مرر سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"اخر ضرورت ہی کیا ہے ان فور میلٹیز کی۔" اس نے پھر سوال داغا۔

"فارمیلٹیز ریاکاری کا نام ہے اور میں ڈرتی ہوں ریاکاری کرنے سے۔" اس کے الفاظ نے ضامن کو چپ رہنے پر مجبور کر دیا۔

"شکر ہے مرد کو اس پردے پردے کا حکم نہیں ورنہ میں تو بالکل نہ کرتا۔" وہ احمقانہ انداز میں بولا۔وہ اب بھی بیک ویو مرر سے اسے دیکھ رہا تھا۔جب کہ وہ نگاہیں زیر کیے ہوئے تھی۔

"اپ سے کسی نے کہا کہ مرد کا پردہ نہیں ہوتا۔ مرد کو انکھوں کی پردے کا حکم ہے۔ جب وہ کسی نامحرم کو دیکھے تو اپنی نگاہیں زیر کر لیں "۔اس نے اسی سرد انداز سے کہا ۔پلکیں ہنوز زیر تھیں ۔ ضامن کو سن کر بہت شرمندگی اس کے بعد اس نے اسے بیک بھی مر سے دیکھنے کی کوشش میں نہ کی ۔چند لمحے بعد اسے وہ اپنے گھر چھوڑنے اس کے گھر چھوڑنے کے بعد اپنے مقصد کی طرف روانہ ہوا ۔

"لائبہ۔۔۔ کہاں مرگئی ہو؟ میں نے کہا تھا نا میرے انے سے پہلے کھانا لگا دینا ۔۔۔"ضامن نے گھر میں داخل ہوتے ہی عادتا شور کرنا شروع کر دیا ۔

"بھائی ابھی کھانا نہیں بنا وہ میں۔۔"

"کیا میں۔۔۔ہاں۔۔۔کیا میں۔ پہلے کوئی کام ڈھنگ سے کیا ہے جو اب کرو گی ۔"وہ غصے سے بولنا۔

"دفع ہو جاؤ اب ۔میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔" اتنے میں اماں جان اپنے کمرے سے نکل ائی۔ وہ جائے نماز ہاتھ میں تھامے ہوئے تھیں ۔

"کیوں بیچاری کو ڈانٹ رہے ہو۔ صبح سے کام کر رہی ہے۔" اماں نرمی سے گویا ہوئی ۔

"اپ تو بیچ میں بولا ہی نہ کریں ۔۔پہلے کچھ اسے سکھاتی نہیں جب اسے کچھ کہا جائے تو فورا اس اس کی حمایت کرنے لگتی ہے ۔ضامن کے اشتعال میں اضافہ ہوا۔ اس کا سب کے ساتھ ایسا ہی تعلق تھا ۔پہلے وہ ہر وقت لائبہ پر بھڑاس نکالتا رہتا تھا۔ لیکن اب اماں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا ۔ ابا جان کا تو ویسے بھی سامنا نہیں کرتا تھا ۔کیونکہ وہ کبھی کبھار گھر اتے تھے۔ ابا جان

NOVEL HUT

لاہور میں کسی دفتر میں ملازم تھے۔ کچھ دیر بعد لائبہ نے کھانا اس کے سامنے لا رکھا۔ پھر اس میں سے نقص نکالنے لگ گیا۔ روٹی جلی ہے یا سالن میں نمک کم ہے مرچی زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسنے کھانا دیا اور معمول کے مطابق کمرے میں جا کر رونے لگ گئی۔

اب وہ اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے برقو والی لڑکی یاد کرتا۔ رباقی گھر والوں سے اس کے تعلق میں کوئی رد و بدل نہ ہوا۔ وہ جب بھی محلے میں کسی باپردہ عورت کو دیکھتا ہے تو اس کا ذہن اسے اس لڑکی تک لے جاتا۔ رات دیر تک اسے یاد کرنا کھانا کھاتے ہوئے اسے یاد کرنا اور پھر کھانا بھول جانا۔ یہ سب اس کی روٹین بن چکی تھی۔ اس نے چند دن بعد دوبارہ لاہور کا چکر لگایا۔ لیکن وہ لڑکی تھی کہیں بی مول سامان تھوڑی تھا جو سڑکوں پر ہی رہتا۔ اس نے یہ سوچ کر

خود کو تسلی دی کہ شاید پہلی ملاقات تھی اخری ملاقات تھی پر ہر دفعہ ایسا نہیں ہوتا ۔

-------------- ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ --------------

وہ صوفہ پر براجمان موبائل چلانے میں مصروف تھا ۔اماں اس کے پاس اکر بیٹھ گئی ۔

"بیٹا انسان کی زندگی چند روز کی ہے۔پتہ نہیں کب وہ بلا لے ۔تو ہمیں اس سے ملاقات کی تیاری کرنی چاہیے۔ تم کم از کم نماز ضرور پڑھا کرو۔ اس سے ڈرتے رہا کرو۔"

" اماں کیا صبح صبح بوڑھوں والی باتیں کر رہی ہیں ۔ زندگی بہت طویل ہے۔ ابھی تو شروع ہوئی ہے ۔کہاں سالوں بعد بوڑھے ہوں گے۔ پھر کہیں مریں گے جا کر ۔"اس نے اپنا نظریہ بتایا ۔

NOVEL HUT

"بیٹا موت عمر کا لحاظ نہیں کرتی۔" وہ نرمی سے سمجھا رہی تھی۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ جب اۓ گی تو دیکھی جائے گی۔۔ بس ابھی موبائل چلانے دیں ۔ مزہ خراب کر رہی ہیں ۔اس تنگ اکر بات ختم کی ۔ وہ کچھ دیر چہرہ زیر کی بیٹھی رہی ۔

چلو پڑھ لوں گا نماز ابھی زندگی کافی لمبی ہے ۔بس ایسے ناراض تو مت ہوا کر۔"وہ ایسا ہی تھا اپنی ماں کو ناراض نہیں ہونے دیتا تھا۔ پر ان کی بات بھی نہیں مانتا تھا ۔ کچھ دیر میں دروازے پر دستک ہوئ ۔ضامن نے دروازہ کھولا تو اپنے دوست کاشف کو دروازے پر پایا۔ اس کا تنفس بھول رہا تھا ۔چہرے پر سے پسینے کی بوندیں گر رہی تھی ۔وہ ضامن کا بچپن کا دوست تھا۔ سکول سے لے کر یونیورسٹی تک وہ دونوں اکٹھے ہی رہے تھے ۔

"ضامن۔۔ وہ۔۔۔وہ زین۔۔۔ کو..."وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔

"کیا زین کو۔۔بول تو صحیح۔ ٹھہر تو پہلے سانس لیلے"۔ ضامن بھی پریشان ہو گیا۔

"زین مر چکا ہے۔"اس کا تنفس ہنوز پھولا ہوا تھا۔ گزرتے وقت کے ساتھ اس کے ماتھے سے بہتی پسینے کی بوندیں بڑھتی ہی چلی جا رہی تھیں۔

"ک۔۔ک۔۔کیا۔ک۔۔کب؟ کیسے ہوا یہ؟" ضامن کی پیرو تلے محاورتا نہیں واقعی زمین کھسک گئی۔ اب ضامن بدقت بول رہا تھا۔زین ان دونوں کا مشترکہ دوست تھا۔ ان تینوں کی دوستی یونیورسٹی میں دوستی ہوئی تھی۔ لیکن وہ دوسرے محلے میں ہی رہتا تھا۔یہ تینوں ایک دوسرے سے اتنے جڑ چکے تھے کیا اکثر کھانا ایک دوسرے کے ڈرائنگ روم میں کھاتے تھے۔تقریبا ہر سرگرمی اکٹھے ہی کرتے تھے۔

"اسے ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔"وہ لڑکھڑاتے ہوئے

بولا۔

"اماں کیا صبح صبح بوڑھوں والی باتیں کر رہی ہیں۔ ابھی زندگی طویل ہے۔ ابھی تو شروع ہوئی ہے یہ۔کہاں سالوں بعد بوڑھے ہوں گے پھر کہیں مریں گے جا کر۔"ضامن کے ذہن میں اپنے الفاظ دہرائے جانے لگے۔ جو اس نے اپنی اماں سے کہے تھے۔اسے لگا جیسے اسے کسی نے چاٹا مارا ہو۔ پھر وہ دونوں سرپٹ باگے اور چند لمحوں میں ذین کے گھر پہنچ چکے تھے۔ رات جنازے سے ایا تو کافی صدمے میں تھا۔ اس کے ذہن میں ایک ہی بات تھی۔ "کیا میں بھی ایسے ہی کسی وقت بھی مر جاؤں گا ؟یہ عالی شان گھر چھوڑ کر مٹی کا ڈھیر ہو جاؤں گا۔دنیاوی روشنیوں کو چھوڑ کر خوفناک اندھیروں کی نظر ہو جاؤں گا۔۔ اور۔۔۔اور۔۔۔کیا۔۔۔کیا وہ مجھے معاف کر دے گا۔۔نہیں ۔۔۔۔ہرگز نہیں ۔۔۔وہ مجھے کیوں معاف کرے گا۔۔ اخر میں گنہگار

NOVEL HUT

ہوں ۔۔ ہر گناہ کیا ہے میں نے ۔۔ کبھی نماز کے لیے نہیں گیا اس کی فرمانبرداری نہیں کی تو وہ کیوں مجھے معاف کرے گا ۔

------------ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ------------

بکھرے بال ، شرٹ کے اوپر والے دو بٹن کھولے اور سوجن کا شکار انکھیں لیے وہ ننگے پاؤں سڑک پر چل رہا تھا ۔نہ جانے وہ سوچوں کی کس نگری میں تھا ۔اچانک ایک تیز رفتار ٹرک نے اس ہٹ کیا تو وہ دور جا گرا ۔اسے اپنے جسم میں گرمی محسوس ہونے لگی ۔اہستہ اہستہ اس کے دماغ نے درد کی پیغامات وصول کیے ۔تو وہ کراہنے لگا ۔چندی لمحوں کی بات تھی کے ایک ایمبولنس اسے لیے ہاسپٹل جا پہنچی ۔ مزید چند ساعتیں بیتنے پر اس نے خود کو ایک ہسپتال کے کمرے میں پایا ۔ مختلف ڈاکٹر اس پر جھکے ہوئے تھے

نہ جانے کیا کچھ بول رہے تھے۔ لیکن وہ بے سود پڑا تھا۔ پر ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

عادت سے مجبور وقت رکا نہیں چلتا ہی گیا۔ چلتا ہی گیا۔۔۔چند لمحوں بعد وہ اپنے گھر چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ دنیا اور انکھوں کے درمیان پلکوں کا پردہ حائل تھا۔ پھر بھی سب کو دیکھ اور سن سکتا تھا ہے۔ حیرت کی بات ہے نا ۔۔۔۔

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

NOVEL HUT

اماں ، ابا جان اور لائبہ سب اس کی چارپائی کے گرد بیٹھے زار و قطار رو رہے تھے۔ محلے والے رشتہ دار سب ان کے گھر جمع ہو رہے تھے۔ نیزاج ان کے گھر انسوؤں کا سلاب تھا۔ ہر انکھ نم اور ہر دل میں غم تھا ۔وہ جان چکا تھا کہ وہ اس دنیاوی کھیل سے نکل چکا ہے۔ اپنی حقیقت کو لوٹ چکا ہے۔ وہ موت کی اغوش میں اچکا ہے ۔

"آؤ قبر کا بندوبست کرتے ہیں۔" یہ اواز الفاظ ضامن کی سماعت سے ٹکرائے تو اس نے فورا اپنے دوست کاشف کو دیکھا جو کہ اپنے دوسرے جاننے والوں سے کہہ رہا تھا۔ ضامن کو اپنا دن بے اختیار مٹھی میں اتا محسوس ہوا ۔

"کاشف تم۔۔۔ تم ۔۔۔ میرے دوست تھے ۔۔ تم۔۔ کیسے ایسا کر سکتے ہو ۔۔تم میرے لیے قبر نہ بنانا ۔۔مجھے قبر سے بہت ڈر لگتا ہے ۔۔ضامن چیختے ہوئے رونے لگا ۔

"کاشف میں ۔۔۔میں تمہارے اگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ میرے لیے کوئی قبر تیار مت کرنا ۔وہ اندھیروں سے بھری جگہ ہے ۔وہاں ۔۔وہاں روشنیوں کا نام و نشان نہیں ہے ۔اور۔۔۔۔اور میرے اعمال ۔۔۔۔میرے اعمال تو ویسے بالکل بھی نہیں کہ وہاں کسی بھی قسم کی روشنی ہو سکے ۔وہاں ہر طرف کیڑے مکوڑے ہوں گے۔ جو میرے وجود کا چیر پھاڑ ڈالیں گے ۔میرے لیے قبر مت بنا ۔خدا کے واسطے میرے لیے قبر مت بناؤ۔ضامن داڑھے مار کر رو رہا تھا ۔لیکن کسی کے پاس اتنی قوت سماعت اور بصارت نہ تھی کہ اس کی تڑپتی روح کو دی دیکھ پائے۔ کاشف نے بھی اس کی اوازنہ سنی اور باہر کو چل دیا ۔پھر ضامن چلتا ہوا اپنے ابا کے پاس اگیا ۔

"ابا اپ۔۔۔۔ اپ ۔۔۔کاشف کو روکے نا ۔۔۔۔ وہ۔۔۔وہ کیوں میرے لیے قبر بنا رہا۔۔ اپ ۔۔۔اس سے کہیں کہ ضامن کبھی قبر میں نہیں

جائے گا۔اپ۔۔۔۔ اپ تو میری ہر بات مانتے ہیں نا۔۔ اج بھی مان لیں۔"اس کا تپش کے باعث سرخ تھا انسوؤں نے پورے چہرے کو بھگو ڈالا تھا۔ اب "اپ تو میری ہر بات مانتے ہیں نا ۔پلیز مان جائے نا ۔۔۔مجھے اندھیروں اور تنہائی سے بے حد خوف اتا ہے۔ ابا ۔۔۔۔ابا روکیں اسے میں کیسے وہاں رہوں گا ۔۔۔ابا میری بات سنیں ۔۔۔"وہ چیخ رہا تھا ۔

خاندان کی عورتیں کچھ سینا پیٹ رہی تھی۔ اور کچھ بال نوچ رہی تھی۔ تو وہ یہ دیکھ کر تڑپ اٹھا ۔

"خدارا ایسے مت کرو ۔۔۔۔مجھے تکلیف ہوگی۔۔۔مجھے عذاب قبر ہوگا۔۔ میرے پاس پہلے ہی گناہوں کا انبار لگا ہے ۔ایسے مت کرو ۔۔۔۔خدارا مت کرو۔۔۔ایسے وہ وہ ہاتھ جوڑے بلک بلک کر سب سے کہہ رہا تھا ۔پر کوئی اس کی نہ سن رہا تھا۔

"کاش میں نے اپنی 27 سالہ زندگی میں اپ سب کو بتایا ہوتا کہ نوحا کرنا ،چا کے گریبان کرنا اور بال نوچنا مرنے والے کو عذاب میں بتلا کرتا ہے۔ میں نے علم کے باوجود اپ سب کو اس سے بے خبر رکھا ۔خدارا ایسا مت کرو مجھے عذاب ہوگا ۔مت کرو ایسا ۔وہ تقریبا ہاتھ جوڑ کر رو رہا تھا۔"یہ بے بسی کی اخری حد تھی ۔

پھر اخر کار نماز جنازہ کا اعلان ہو گیا ۔اور یہ وہ سما تھا جب اسے اپنی عارضی رہائش گاہ کو چھوڑ کر مستقل رہائش گاہ کو لوٹنا تھا ۔ نماز جنازہ کی اعلان کے بعد ایک دم شور میں اضافہ ہوا۔ اہ و پکار اسمان کو چھونے لگی ۔اس دوران اس نے پہلی بار لائبہ کو غور سے دیکھا جو کہ داڑھی مار کے رونے کی بجائے وہ ہاتھوں پر چہرہ گرائے صبر و تحمل سے روئے جا رہی تھی ۔اس بات نے زین کو حیرت زدہ نہیں کیا۔ اب اس دنیا کی کوئی بھی بات سے حیرت زدہ نہیں کر

سکتی تھی۔ کیونکہ وہ اس دنیا سے قطع تعلق کر چکا تھا۔ ہر رشتہ ہر اثاثہ اسی دنیا میں چھوڑ کر مٹی کا ڈھیر ہونے چلا تھا۔ محلے میں کسی کے گھر سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ شاید کسی کے کھانا پکانے کا وقت تھا۔ اس دھوئیں کو دیکھتے ہیں اس کو جہنم کی اگ یاد ائی۔ جس کا انسان اور پتھر ایندھن ہیں۔ وہ اپنی ماں کے قریب جا پہنچا۔ جو کہ منہ پر کپڑا رکھے روئے جا رہی تھی۔

"امی مجھے اپنے سے دور نہ جانے دے۔۔ مجھے اگ دکھائی دے رہی ہے۔۔ مجھے بچا لے۔ میں جلنا نہیں چاہتا۔۔۔ اس اگ میں اپ۔۔۔ اپ تو مجھ سے محبت کرتی ہے نا۔۔ اب اپ کیسے مجھے ایسی اگ پہ جانے دے سکتی ہیں۔۔" پھر وہ بات کر لائبہ کی جانب پہنچا۔ "لائبہ مجھے معاف کر دو۔ میں نے تمہیں بہت برا ملا کہا۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے اگ سے بچا لو۔ پلیز لائبہ اور تمہارا بھائی جال جائے گا۔ مجھے بہت تکلیف ہو گی لائبہ۔۔ مجھے بچا لو۔۔۔۔" وہ لائبہ

NOVEL HUT

کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا تھا۔ انکھیں برستی جا رہی تھی ۔چہرے کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی ۔پھر وہ سوچنے لگ گیا کہ کیا میں نے زندگی میں کوئ نیکی کی ہے؟
سوچنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس سے کوئ نیکی نہ ملی ۔۔
"میں نے کبھی قران کو ہاتھ لگایا نہ مسجد میں قدم رکھا ،محلے میں انے والے فقیروں کو جھڑک دیتا تھا، ماں باپ کی نافرمانی لائبہ کو جھڑکنا اور رشتہ داروں سے قطع تعلق یہ سب یہ میرے اعمال میں سرفہرست ہے ۔" "افسوس ۔افسوس کہ میں نے کبھی رب کو یاد نہیں کیا۔۔ افسوس کہ کبھی اس کے حقوق پورے نہیں کیے اور نہ ہی اس کے بندوں کے حقوق ۔
اب جنازہ گلیوں سے گزر رہا تھا۔ ہر کسی سے التجائیں کر رہا تھا ہر کسی کے سامنے ہاتھ جوڑے بلک بلک کر رو رہا تھا ۔وہ جانتا بھی تھا کہ اللہ نے ان

سب کی سماعت و بصارت کی ایک حد رکھی ہے۔ پر وہ پھر بھی ناکام کوششوں میں مصروف عمل تھا۔

"قبر کا عذاب بڑا سخت ہے ۔مجھے اس عذاب کی طرف نہ لے جاؤ۔ میں قبر میں نہیں جاؤں گا ۔مجھے واپس گھر لے ۔چلو تمہیں خدا کا واسطہ۔ مجھے گھر لے چلو ۔۔مجھے قبرستان نہیں جانا ۔۔۔مجھے ۔۔۔میں تمہارے پاؤں پڑتا ہوں ۔مجھے وہاں نہیں جانا ۔بچا لو مجھے۔ اس قبر سے بچا لو ۔"اس کے عذاب سے بچا لو.

وہ ہر ایک کے پاس جاتا اور یہی چیخ و پکار کر تھا ۔

"موت سے پہلے تک ہر انسان کے لیے مغفرت کا دروازہ کھلا رہتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے تو یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے ۔"نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد مولوی کے یہ الفاظ سن کر اس کی تڑپ اگئی۔

"اے اللہ۔۔۔تو۔۔۔ غفور الرحیم ہے۔۔تو بخش دے۔ تو معاف فرما دے۔مجھے ایک بار معافی چاہیے۔ تو نے نہ بخشا تو میں ذلیل و خوار ہو جاؤں گا۔۔۔ میرا۔۔۔ میرا۔۔۔ وجود بہت کمزور ہے۔ میں ناتواں ہوں۔تو بخش دے۔تو قدرت والا ہے۔تو قوت والا ہے۔ تو معاف فرما۔"وہ ہاتھ التجائیں کر رہا تھا۔

لیکن دروازہ تو بند ہو چکا تھا۔

اب اس کے وجود کو قبر میں اتارا جانے لگا۔مجھے تنہا مت چھوڑ کر جاؤ۔ میں اندھیرے سے خوف کھاتا ہوں۔ابا۔۔ابا۔۔۔ ابا مجھے لے جاؤ۔مجھے یہاں نہیں رہنا۔"وہ تڑپ رہا تھا۔ اس کی چیخیں ہر سماعت سے کوسوں دور تھیں۔

اچانک اس کی انکھ کھل گئی۔ اب اسے معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہے۔ اس کی حقیقت چند پلوں کی خواب میں اسے دکھا دی گئی ہے۔ اور اس خواب کو

حقیقت ہونے میں ایک لمحہ بھی نہ لگے گا۔ اس کا سانس اتھل پتھل اور پورا بدن پسینے سے شرابور تھا۔ وجود مسلسل لرز رہا تھا۔ اس کے کان میں ابھی بھی اس کی چیخیں گونج رہی تھیں ۔اس نے فورا لحاف کو پھینکا اور ننگے پاؤں بھاگتا ہوا غسل خانے چلا گیا۔ اس نے وضو کیا اور فورا اکر جائے نماز پر کھڑا ہو گیا۔ جائے نماز پر کھڑا ہوتے ہوئے اس پر انکشاف ہوا کہ وہ نماز بھول چکا ہے ۔

"اللہ اکبر" کے علاوہ اسے کچھ بھی یاد نہ تھا۔ وہ کھڑا رہا انکھیں بہتی رہیں۔ اور دل روتا رہا۔

"تو ۔۔تو بخش دے ۔۔۔تیری پکڑ پہ ہی سخت ہے۔ تیرے قہر سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ بس ۔۔بس وہیں جسے تو۔۔۔ تو بخش دے۔ تو ۔۔۔تو مجھے اپنے بندوں میں شامل کرلے ۔ان بندوں میں جنہیں تو پسند فرماتا ہے۔۔روتے کے باعث

الفاظ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھے ۔" مجھے راہ حق دکھا ۔صراط مستقیم پر جلا ۔ تو بخشنے والا ہے ۔تو میری سیاکاریاں مٹا دے ۔ میرے وجود کے ہر داغ کو ختم کردیں۔ وہ نماز میں ہچکیوں سے رو رہا تھا ۔قیام، رکوع سجدہ اور تشہد سب اس نے انہی الفاظ سے ادا کیے۔ پھر ایک لمبی دعا کا اغاز ہوا ۔جس میں وہ اپنے ہر برے عمل کی یاددہانی پر تڑپ تڑپ کر مغفرت طلب کر رہا تھا ۔وہ جان چکا تھا کہ دروازہ اب بھی کھلا ہے۔ انکھیں بند۔ دروازہ بند ۔تو کھلی انکھوں سے وہ توبہ کر لینا چاہتا تھا۔ اپنے رب کی رضا حاصل کر لینا چاہتا تھا۔

"تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو نے مجھے زندگی بخشی ۔ مجھ پر توبہ کے دروازے بند نہ کیے۔ یہ زندگی تیری طرف سے ایک انعام ہے۔ میں اس انعام کو تیری راہ پر خرچ کروں گا ۔اب میں کسی بھی انسان کو اپنے زبان اور ہاتھ کے ایذا سے

محفوظ رکھوں گا ۔ میں توبہ کرتا ہوں اپنے ہر گناہ سے ہر خطا سے۔ مجھے معاف کر دے۔ اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جا ۔تو اس پتھریلے راستے سے ہٹا کر ہموار راہ پر لے جا ۔تو لے جا اس راہ پر جو تجھے پسند ہے۔ کیونکہ وہی راہ فلاح ہے۔ وہی راہ نجات بن جاتی ہے ۔پھر وہی تیری رضا بن جاتی ہے ۔"نماز کے بعد ایک لمبے سجدے میں وہ یہ سب کہہ رہا تھا ۔وہ تہجد کا وقت تھا۔ جو کہ گزر چکا تھا اب اگلی فلق طلوع ہوئ۔ ہر فلق ایک سی نہیں ہوتی ۔بعض فلق تو شیطان سے رحمن تک ، اندھیرے سے نور تک ،تکبر سے عاجزی تک اور دنیا سے سجدے تک مسافت طے کروا دیتی ہے ۔

اج وہ پہلی فلق تھی ۔جب اس نے مسجد میں نماز ادا کی ۔وہ یہی فلق تھی جب اس نے مولوی سے نورانی قاعدے سے قران کی تعلیمات کا اغاز کیا ۔پھر اگلے پانچ سال کے عرصہ میں اہستہ اہستہ پہلے ناظرہ قران مکمل کیا۔ پھر ساتھ

NOVEL HUT

ہی ترجمہ تفسیر شروع کردیا۔ اور یونیورسٹی جانا بھی جاری رکھا۔ لوہ جان چکا تھا کہ اس کی اصل فلاح کیا ہے۔ اسے کس طرف بھاگنا ہے۔ اس کسطرف لوٹنا ہے۔

اج وہ حسب معمول اپنے گھر میں نہایت ادب سے داخل ہوا۔ گھر میں بیٹھے سب لوگوں کو سلام کیا اور ایک تھیلا لائبہ کے ہاتھ میں تھمایا۔ اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ بھی رکھا۔

"یہ کیا ہے بھائی ؟لائبہ خوشی سے گویا ہوئی۔یہ گجرے ہیں تمہارے لیے اور امی کے لیے۔ اور ساتھ میں ابا جان کا چشمہ بھی مرمت کروا لیا ہے۔اس پانچ سال کے عرصہ میں اس نے اپنے خاندان کے تقریبا ہر فرد سے ہی معافی مانگی اور سب کے ساتھ اپنا رویہ بہتر کیا۔ وہ جان چکا تھا کہ رشتہ داروں کے بہت سے حقوق ہیں۔پیٹھ پیچھے رشتہ داروں کو گالی گلوچ کرنا اور غیبت کرنا کسی بھی

NOVEL HUT

طرح سے عقلمندی نہیں ہے۔ وہ جان گیا تھا کہ جنت ماں کے قدموں میں رکھ دی گئی ہے اب اسے وہیں سے حاصل کرنی ہے ۔اپنی ماں اور بہن سے معافی مانگنے کے بعد وہ یہ بھی جان چکا تھا کہ عورت کو رحمت کیوں قرار دیا گیا ہے۔ تب اس نے دنیا کی ہر اس رحمت کی عزت کرنا شروع کر دی ۔ کسی کی بہن بیٹی کو انکھ اٹھا کر دیکھنا حرام سمجھتا تھا ۔ محلے میں گالی گلوچ کرنا، لڑکیوں پر اواز کسنا یہ سب چھوڑ چکا تھا۔ اب توبہ کے دروازے پر تھا۔ اب اسے دروازہ بند ہونے سے پہلے اپنے رب کی رضا حاصل کرنی تھی ۔ معافی مانگنے میں کبھی دیر نہیں کرنی چاہیے چاہے وہ اپنے رب سے ہو یا اس کے بندوں سے کوئی۔ شرمندگی نہیں ہونی چاہیے۔ اس عمل میں انا کو کچل دینا چاہیے ۔
یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اب ضامن اپنے ابا کے ساتھ افس میں کام کرنے لگا۔ اس نے ارادہ کیا کہ اپنی امدن کا سات فیصد حصہ اللہ کی راہ میں

NOVEL HUT

خرچ کروں گا ۔نہ صرف ارادہ بلکہ اس نے اس پر عمل بھی کیا۔ نماز روزہ کی پابندی ، اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھنا یہ سب اس کی عادت میں شامل ہو گیا۔ ایک ٹھہرؤ سا تھا جو اس کی زندگی میں اچکا تھا ۔ایک سکون سا تھا جو اسے مہیا کر دیا گیا تھا ۔

"ضامن اب تمہاری شادی کر دینی چاہیے ۔اخر شادی کی عمر کو پہنچ چلے ہو۔اماں نے مسکراتے ہوئے کہا ۔شادی کا نام سن کر اچانک ضامن کو برقع والی لڑکی کا خیال ایا ۔وہ مسکرا دیا ۔

ابھی ضامن نے یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ وہ اپنی ماں کو اپنی پسند بتا دے ۔

"راہ ہدایت اختیار کرنے کے بعد یہ میری ماں کی پہلی خواہش ہے۔ میں اسے کیسے ترک کر سکتا ہوں۔ اخر اس سے پہلے میں نے اپنی ماں ان کی بات مانی

کب ہے"۔ اس نے بے اختیار سوچا۔ اس کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ دوڑ ائی ۔

"ٹھیک ہے اماں۔ جیسے اپ چاہیں۔" اس نے اتنا کہنے پر اکتفا کیا ۔

۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو ہفتے بعد وہ اپنے ابا کے چیک اپ کے لیے ہسپتال جا پہنچا ۔ڈاکٹر نے ابا کا چیک اپ کیا۔ انہیں چند ادویات لکھ دی اور پرہیزی کھانے کا بھی بتایا ۔ ابا جان ڈاکٹر کے پاس تھے ۔جب کہ وہ باہر ویٹنگ ایریا میں ایک سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اچانک برقع میں لپٹی ایک اور عورت کے برابر اکر بیٹھ گئی ۔اس کے ساتھ ایک سات سالہ لڑکا تھا۔

NOVEL HUT

"ماما اگر اللہ ہمیں 70 ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے تو بیماری میں کیوں مبتلا کرتا ہے "؟سات سالہ ننھا لڑکا بڑی محبت سے اپنی ماں سے پوچھ رہا تھا ۔ضامن اس لڑکے کو دیکھنے لگ گیا۔

"بیٹا راحت و تکلیف سب اللہ ہی کی جانب سے ہے۔ وہ بس اپنے بندوں و کا امتحان لیتا ہے کہ خوشی کے موقع پر مجھے یہ بندہ یاد کرتا ہے یا نہیں۔تکلیف دے کر یہ چیک کرتا ہے کیا بندہ میری ہزاروں نعمتوں کے بعد ایک تکلیف پر صبر کرتا ہے یا یوں ہی واویلہ شروع کر دیتا ہے ۔تو مین مقصد یہ ہوا کہ وہ صرف ہمارے صبر و شکر کا امتحان دیتا ہے ۔یاد رکھنا ہر چیز عارضی ہے اور ان عارضی چیزوں کے پیچھے اپنے اور رحمان کے تعلق کو خراب مت کرنا۔ اس کی بندگی کبھی مت چھوڑنا بیٹا اور حصول رضا رحمن کے لیے درود پاک اور استغفار پڑھتے رہا کرو ۔"ضامن ساتھ والی نشست پر بیٹھا ان ماں بچے کو بغور

NOVEL HUT

سن رہا تھا ۔ وہ اس عورت کی اواز کو پہچان چکا تھا ۔ اخر وہ اسے بھول کیسے سکتا تھا ۔

"مطلب جب پانچ سال پہلے یہ مجھ سے ملی تھی تو اس سے دو سال پہلے ان کی شادی ہو چکی تھی ۔ اس نے دل میں سوچا اور لب افسردہ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ اس نے اخت اپنا چہرہ اوپر کی طرف کیا ۔

"تو تو نے مجھے جانچنا چاہا کہ ایا کہ میں اپنی ماں کی فرمانبرداری کرتا ہوں یاں پہ نہیں پسند کو ترجیح دیتا ہوں ۔ "اس نے اپنے اللہ سے بات کی ۔

"تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے اس امتحان میں پاس کیا اور مجھے اپنی ماں کی فرمانبرداری کی توفیق دی ۔ کیونکہ نافرمانی کر کے بھی مجھے کچھ نہ ملنا تھا ۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اج سے محسوس ہوا کہ اس نے پہلی ازمائش پر کامیابی حاصل کی ہے ۔ اتنی دیر میں اس کے ابا کمرے سے باہر ائے اور وہ انہیں لیے چل دیا ۔

NOVEL HUT

۔۔۔۔۔۔ ❁❁❁❁❁ ۔۔۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوا تو گھر میں ایک نیا محاذ تیار تھا۔اماں اور لائبہ سخت غضب میں نظر ائی۔

"اماں۔ خیریت"؟

رشتے والی کم بخت نے دھوکہ دیا ہے۔جس لڑکی کی تصویر دکھائی ہے وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔ سات سال کا بچہ ہے اس کا۔" اماں نے تصویر اس کی طرف بڑھائی ضامن بھی کچھ پریشان سا ہو گیا۔ اس نے تصویر تھام کر دیکھی تو۔ تو اس کا سر چکرا گیا۔وہیں انکھیں تھیں بے۔وہ بے اختیار مسکرا اٹھا۔

"اماں مجھے یہ شادی منظور ہے۔ اس کی انکھوں میں چمک تھی۔لب مسکراہٹ کے سانچے میں تھے اور وہ خود نہ جانے کین ہواؤں میں تھا۔

اس کا گمان تھا کہ میں نے ازمائش میں بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے لیکن اب اسے سمجھ ائی کہ اللہ کسی کا ادھار اپنے سر نہیں رکھتا۔ وہ صبر پر کئی گنا زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

"تجھے واقعی اس کی طلاق یافتہ ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں۔" اماں قدر حیرت سے بولی۔

"ہاں میں سیریس ہوں۔۔" مسکرا رہا تھا۔

اماں اس کا نام کیا ہے؟"اماں اس کی انکھوں کی چمک پڑ چکی تھی۔

"علشبہ صفوان۔۔" اس نے بتایا۔

"علشبہ ضامن۔۔۔"وہ لبو پر مسکراہٹ لئے بھڑ بھڑایا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ختم شدہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram :ameer hamza rajput